REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۲۷ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ۱۳ تبوک ۱۳۳۷ ہش ۱۳ ستمبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۱ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان کا استحکام اور اس کی ترقی قائداعظم کے بیان کردہ اصولوں پر کماحقہ عمل کے ساتھ ہی وابستہ ہے

کامل اتحاد، رواداری، یقین محکم اور عمل پیہم کا درس ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے

"یوم وفات" کے جلسے میں قائداعظم کو اہل ربوہ کا پُرخلوص خراج عقیدت

ربوہ ــ مورخہ ۱۱ ستمبر کو بانیٔ پاکستان حضرت قائداعظم کی دسویں برسی کے موقعہ پر مسجد مبارک میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں شریک ہو کر قائداعظم کی عظیم الشان خدمات اور کارناموں پر انہیں نہایت پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا۔ حصول پاکستان کی جدوجہد اور پھر استحکام پاکستان کے سلسلہ میں قائداعظم نے جس خلوص محنت اور جانفشانی سے مسلمانوں کی راہ نمائی کا فریضہ ادا کیا۔ اس کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد مقررین نے اس امر پر خاص زور دیا۔ کہ پاکستان کا استحکام اور اس کی ترقی قائداعظم کے بیان کردہ اصولوں پر کماحقہ عمل کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ ہم سب کا جو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کے شہری ہیں۔ یہ فرض ہے کہ ہم کامل اتحاد، رواداری، یقین محکم اور عمل پیہم کے درس کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں۔

جلسہ صبح ۸½ بجے کے قریب مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو صحیح الدین صاحب انڈونیشین نے کی۔ بعد ازاں جناب محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے "نذر عقیدت" کے طور پر قائداعظم کی شان میں ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

سب سے پہلے مکرم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں آپ نے قائداعظم سے اپنی دو ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قائداعظم کو صرف ایک ہی بات کی دھن تھی۔ اور اسی کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ مسلمان باہمی آویزش کو ترک کر کے سیاسی لحاظ سے باہم متحد ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے انتہائی خلوص کے ساتھ اس کے لئے کوشش کی

اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو بار آور کیا۔ اور پاکستان جیسی عظیم مملکت معرض وجود میں آئی۔ آپ بار ہا فرمایا کرتے تھے کہ پاکستان کو حاصل کرنا آسان تھا لیکن اس کو استحکام بخشنا اور اسے شاہراہ ترقی پر گامزن کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیوں اور محنت کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے

آپ نے بہت سی باتیں اہل پاکستان کے ذہن نشین کرائیں۔ اور انہیں تلقین کی۔ کہ وہ ہمیشہ ان پر کاربند رہیں۔ وہ باتیں اتحاد یقین نظم و ضبط۔ جہد مسلسل۔ خلوص اور رواداری کی تلقین پر مشتمل تھیں۔ آپ کی زندگی انہی اصولوں کا عملی نمونہ تھی۔ آپ کی ذات تعصب سے اس قدر پاک تھی کہ آپ نے کبھی

فرقہ دارانہ اختلافات کو مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں حائل نہیں ہونے دیا۔ اور اس بات کو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہ کیا کہ احمدیوں کو اس سیاسی اتحاد سے الگ رکھا جائے۔ آپ نے احمدیوں کو بھی اپنی جدوجہد میں ہمیشہ شامل رکھا۔ ان کی خدمات کی ہمیشہ قدر کی۔ اور آخر دم تک معترف رہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بیان کردہ اصولوں

پر کماحقہ عمل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے کئی مواقع پر نقصان اٹھانا پڑا۔ کامیابی کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اہل پاکستان قائداعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں اور اپنے اتحاد پر کوئی آنچ نہ آنے دیں۔ بعدہ مکرم ماسٹر سعد اللہ صاحب بی اے بی ٹی نے قائداعظم کے حالات زندگی بیان کئے اور پیدائش سے لے کر وفات تک تمام اہم واقعات اور آپ کے کارناموں پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے قائداعظم کی شان میں اپنی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر خراج عقیدت پیش کیا۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب بی اے نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قائداعظم نے کس طرح انگریز، فرقہ پرست ہندوؤں، نیشنلسٹ مسلمانوں اور رجعت پسند عناصر کے خلاف جو محض اڑائی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد مسلمان کہلانے والوں میں سے ہی بعض نے آپ کو کافر اعظم، غدار اور انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیا لیکن آپ نے کسی کی پروا نہ کی اور پورے یقین اور عزم کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ اور شاندار کامیابی حاصل کی۔

(باقی ص ۸ پر)

قائداعظم کی دسویں برسی پر قوم کی طرف سے پُرخلوص عقیدت کا اظہار

کراچی ۱۲ ستمبر۔ کل قائداعظم کی دسویں برسی کے موقعہ پر پوری قوم نے اپنے محبوب قائد اعظم کو پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا ہزاروں آدمی فاتحہ پڑھنے آپ کے مزار پر گئے اور پھول چڑھائے۔ مزار پر حاضر ہونے والوں میں صدر سکندر مرزا وزیراعظم ملک فیروز خاں نون اور سفارتی نمائندے بھی شامل تھے۔ سارے ملک میں سیاسی جماعتوں اور دیگر اداروں کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوئے جن میں قائداعظم کو پُرخلوص طریق پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

بقیہ نتیجہ امتحان میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے جن طلبہ نے امتحان میٹرک کے سلسلہ میں انگلش کا دوبارہ امتحان دیا تھا۔ وہ دونوں خدا تعالیٰ کے فضل سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہو گئے ہیں۔ ان کے نمبر حسب ذیل ہیں

۲۳۸۱۸ - غلام احمد ۵۴۳

۲۳۸۲۵ - اصغر علی ۴۷۲

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۸ء

دین کا لادینی تصوّر

قسط دوم

حقیقت یہ ہے کہ اس نظریہ کی وجہ سے اسلام کی تمام بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے۔ اور تمام دینی عمارت زمین پر آگرتی ہے۔ موجودہ تحریک "اقامت دین" کے مخترع نے اس ضمن میں اتنا واضح لکھا ہے کہ کوئی انسان جس نے اس تمام لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے۔ وہی نتیجہ نکالنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ جو ہم نے نکالا ہے۔ مثال کے طور پر اس شخص نے الامام المہدی کا جو اپنا تصور پیش کیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"میرا اندازہ یہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانہ میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا۔ وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اسکو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہوگی۔ زندگی کے سارے مسائل مہم کو وہ خوب سمجھتا ہوگا عقلی و ذہنی ریاست۔ سیاسی تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جما دے گا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی جدتوں کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کریں گے۔ پھر مجھے یہ بھی امید نہیں کہ اپنی جسمانی ساخت میں وہ عام انسانوں سے بہت کچھ مختلف ہوگا۔ کہ اس کی علامتوں سے اس کو تاڑ لیا جائے۔ نہ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے مہدی ہونے کا اعلان کرے گا۔ بلکہ شائد اسے خود بھی اپنے مہدی موعود ہونے کی خبر نہ ہوگی اور اس کی موت کے بعد اس کے کارناموں سے دنیا کو معلوم ہوگا کہ یہی تھا وہ خلافت کو منہاج النبوت پر قائم کرنے والا جس کی آمد کا مژدہ سنایا گیا تھا۔ جیسا کہ پہلے اشارہ کر چکا ہوں۔ نبی کے سوا کسی کا یہ منصب ہی نہیں ہے۔ کہ دعوے سے کام کا آغاز کرے۔ اور نہ نبی کے سوا کسی کو یقینی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس خدمت پر مامور ہوا ہے۔ مہدویت دعوے کرنے کی چیز نہیں کر کے دکھانے کی چیز ہے۔ اس قسم کے دعوے جو لوگ کرتے ہیں۔ اور جو ان پر ایمان لاتے ہیں میرے نزدیک دونوں اپنے علم کی کمی اور اپنے ذہن کی پستی کا ثبوت دیتے ہیں۔

مہدی کے کام کی نوعیت کا جو تصور میرے ذہن میں ہے۔ وہ بھی ان حضرات کے تصور سے بالکل مختلف ہے۔ مجھے اس کے کام میں کرامات و خوارق۔ کشوف والہامات اور چلوں اور "مجاہدوں" کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ایک "انقلابی لیڈر" کو دنیا میں جس طرح شدید جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گذرنا ہوگا۔ وہ خالص اسلام کی بنیادوں پر ایک نیا مذہب فکر

(School of thought)

پیدا کرے گا۔ ذہنیتوں کو بدلے گا۔ ایک زبردست تحریک اٹھائے گا۔ جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی۔ جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اس کو کچلنے کی کوشش کرے گی۔ مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو الٹ کر پھینک دے گا۔ اور ایک ایسا زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہوگی۔ اور دوسری طرف سائنٹفک ترقی اوج کمال پر پہونچ جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔ اس کی حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا۔ اور زمین اپنے پیٹ کے خزانے اگل دے گی۔"

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۳۳-۳۴)

آپ اس شخص کی ذہنی پستی ملاحظہ فرمائیے۔ اس کے خیال میں نعوذ باللہ یہ الامام المہدی ہے جس کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کیا آپ اس میں ایک بھی ایسی بات دیکھتے ہیں۔ جو لادینی لیڈروں میں نہیں۔ یہ ہے خلافت علی منہاج النبوت قائم کرنے والا جب خلافت علی منہاج النبوت کی یہ شان ہے۔ تو اس سے اندازہ لگائیے کہ اس شخص کے نزدیک "نبوت" خود کیا ہوگی۔ کیا یہ نبوت کے ساتھ (نعوذ باللہ) تمسخر نہیں ہے۔ اگر الامام المہدی یہی ہے تو ہٹلر مسولینی۔ سٹالین کو ماننے والے بڑی آسانی سے ان اوصاف کو اپنے اپنے لیڈروں پر چسپاں کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے بس اتنا کام کرنا باقی ہے۔ کہ قرآن کریم کی آیات لے کر یہ ثابت کر دیں کہ "دین حق" وہی ہے جو انہوں نے پیش کیا ہے۔ اور جس طرح خود یہ مخترع صاحب آیات سے الٹے معنے نکالنے کے فن میں طاق ہیں ویسے ہی وہ بھی کر سکتے ہیں۔

مگر انتہا بات کا کمال دیکھئے یہ مخترع صاحب جو الامام المہدی کا ایسا بھیانک تصور پیش کر سکتے ہیں اور انہیں الہام کشوف وغیرہ سے بالکل عاری سمجھتے ہیں۔ خود اس کا سرکاری آرگن تسنیم محض ووٹوں کی خاطر کہاں تک جانے کو تیار ہے۔ تسنیم "خضر راہ" کے کالم میں "مرنے کے بعد" کے زیر عنوان اپنی اشاعت مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۸ء میں ذیل کے واقعات درج کرتا ہے۔

"ایک بزرگ سے منقول ہے کہ ان کا بیٹا شہید ہو گیا تھا۔ اور اسکو انہوں نے خواب میں نہیں دیکھا۔ مگر جس شب کو حضرت عمر بن عبد العزیز کی وفات ہوئی اس روز انہوں نے خواب میں دیکھا انہوں نے اس سے پوچھا کہ بیٹا تم مرے نہیں ہو۔ جواب دیا مر انہیں شہید ہوا تھا۔ میں اللہ کے یہاں زندہ ہوں مجھے رزق ملتا ہے۔ پھر فرمایا آج تم کیسے آئے اس نے جواب دیا کہ آسمان والوں میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جس قدر بھی نبی اور صدیق اور شہید ہیں سب عمر بن عبد العزیز کے جنازہ کی نماز کے لئے جائیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے جنازہ کی نماز میں شرکت کے لئے آیا تھا۔ اس وجہ سے آپ کی خدمت میں بھی سلام کے لئے حاضر ہو گیا۔

حضرت سہل بن عبداللہ عشری کی وفات ہوئی۔ تو لوگ ان کے جنازہ پر گرے پڑتے تھے۔ بہت شور و غل ہو رہا تھا۔ کہ اس کا حال معلوم کرنے کے لئے ایک یہودی بڈھا اپنے گھر سے نکل آیا اور کہنے لگا لوگو! کیا تم کو وہ نظر آ رہا ہے جو میں دیکھتا ہوں؟ حاضرین نے کہا کیا دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا آسمان سے جوق در جوق لوگ اتر رہے ہیں۔ اور ان کے جنازے سے برکت حاصل کر رہے ہیں اور اس کے بعد یہ یہودی مسلمان ہو گیا۔"

(تسنیم یکم ستمبر)

یہ ایک مسلمان بزرگ اور ایک یہودی کے واقعات ہیں جنہوں نے رویا اور کشوف دیکھے۔ اور مودودی اخبار تسنیم ان کو اب بطور "خضر راہ" کے پیش کرتا ہے۔ لیکن مودودیوں کا امیر الامام المہدی کو بھی ان سے عاری قرار دیتا ہے۔

دیکھی آپ نے ووٹوں کی کرامت؟

"دین حق" کو اسٹیٹ کی اصطلاحات میں پیش کرنے کا یہی نتیجہ ہو سکتا تھا۔ پہلے دین اسٹیٹ بنا۔ پھر دین کا قیام سیاست ہوئی۔ پھر اس طرح دین حق کو سیاست کی گندگیوں میں گھسیٹ لائے۔ کہ اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے لادینی سے لادینی چال چلنا بھی جائز ہے

الیس منکم رجل رشید

خادم اپنے آقا کی آواز پہچانتا ہے

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہونچے۔"

پیشکردہ وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ۳ ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سالانہ بجٹ کے مقابلہ میں محض چودہ فیصدی ہے۔ اس وقت تک تو چندہ کی نصف رقم وصول ہو جانی چاہیئے تھی۔ کیونکہ یہ چندہ مئی سے لے کر دسمبر تک ۸ مہینوں میں پورا وصول ہو جانا چاہیئے۔ تا جلسہ سالانہ کا خرچ اسکا چندہ کی آمد سے پورا ادا ہو سکے۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نصف وصولی ہو بھی چکی ہے بلکہ بعض جماعتیں تو اس چندہ کا سال بھر کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ دوسری تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پوری توجہ اور محنت سے شروع کر دیں اب مزید التوا کی گنجائش نہیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

رد کفارہ

کیا عیسائیوں کو مسیح کے کفارہ پر ایمان لا کر سزا سے نجات مل گئی؟

(از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لائل پور)

(قسط نمبر ۲)

عیسائی حضرات کفارہ کی غرض یہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ہم یسوع مسیح کے جسم کے ایک ہی بار قربان ہونے کے وسیلے سے پاک کئے گئے ہیں" (عبرانی ۱۰)

سو ہم کہتے ہیں کہ کیا وہ سزا جو آدم اور اس کی نسل کو بقول عیسائیوں کے دی گئی تھی اس سزا سے عیسائی حضرات کفارہ مسیح پر ایمان لا کر نجات پا چکے ہیں؟ کیونکہ کتاب موسیٰ میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے:۔

"آدم سے کہا۔ اس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سنی اور اس درخت سے کھایا جسکی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اس سے مت کھانا۔ زمین تیرے سبب لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس سے کھائے گا اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگائے گی اور تو کھیت کی نبات کھائے گا۔ تو اپنے منہ کے پسینہ کی روٹی کھائیگا"۔ (پیدائش ۳/۱۷ تا ۱۹) سو

اول:۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ کئی لوگ ایسے بھی دنیا میں موجود ہیں جنہیں اپنی روٹی کے لئے ذرہ بھر بھی محنت اٹھانا نہیں پڑتی۔ مثلاً سادھوؤں، گدی نشینوں اور امراء کے علاوہ لاکھوں کروڑوں نابالغ لڑکے لڑکیاں بغیر محنت و مشقت کے روٹی کھاتے ہیں۔ گویا وہ سب موروثی گناہ اور اس کی سزا سے کلیۃً محفوظ ہیں۔ سو بنا کے کفارہ باطل ٹھہری۔

دوم:۔ اگر بقول عیسائیوں کے مسیح نے صلیب پر مر کر نسل آدم کے گناہ اٹھا لئے ہیں۔ اور ان کو نجات مل گئی اور پاک کئے گئے ہیں تو سزا مل جانے کے بعد عیسائیوں سے یہ برے نتائج مفقود ہو جانے چاہئیں تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ کفارہ پر ایمان لانے والے تمام عیسائی مرد بھی اس سزا میں بدستور ماخوذ ہیں۔ اور باوجود مسیح کے سزا اٹھا لینے کے اب بھی عیسائی پسینے کی روٹی کھاتے ہیں۔ اور ان کی زمینوں میں بھی کانٹے اور اونٹ کٹارے اگتے ہیں۔ اور وہ اب بھی کاشتکاری کرتے ہیں۔ پس جب کفارہ پر ایمان لانے والے عیسائی اور نہ ایمان رکھنے والے سب لوگ برابر ہیں تو مسیح جیسے انسان کی جان کے کچلنے سے کیا فائدہ؟ پس اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نہ انسان کی تمام نسل گناہگار ہے اور نہ مسیح لوگوں کے گناہ کے بدلہ صلیب پر مارا گیا۔ اور نہ کفارہ کا مسئلہ اپنے اندر کوئی حقیقت و صداقت رکھتا ہے۔ یہ سب طفل تسلیاں ہیں۔

سوم:۔ کفارہ کی دو غرضیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنی:۔

(۱) "یہ کہ ہمارے گزشتہ گناہوں کی سزا ہمیں نہ ملے۔ (۲) دوم یہ کہ ہم آئندہ گناہ سے بچنے کی توفیق حاصل کر لیں۔ یہ دونوں باتیں ہمیں مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہیں"۔ (مسئلہ کفارہ پر قیس جان قلندر کی تقریر صفحہ ۱)

اور ہم بتا چکے ہیں کہ عیسائیوں کو گزشتہ گناہوں کی سزا کفارہ پر ایمان لانے کے باوجود بدستور مل رہی ہے۔ اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آئندہ بھی عیسائی گناہ سے بچنے کی توفیق نہیں پا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ کفارہ پر ایمان لانے والے عیسائی مرد اور عورتیں اب بھی اسی طرح گناہوں میں مبتلا ہیں اور سرکاری جیل خانوں میں چور۔ ڈاکو۔ زانی۔ بدمعاش۔ آوارہ گرد۔ باغی۔ قاتل وغیرہ عیسائی ماخوذ ہو کر سزا پاتے ہیں جس طرح مسیح کے آنے سے پہلے سزائیں پاتے تھے۔

پس کفارہ پر ایمان لانے سے عیسائیوں میں آئندہ بھی گناہ کی کمی نہیں ہوئی۔ اور سرکاری گھر کی سیر کرنے سے بھی صاف پتہ لگتا ہے کہ کفارہ کا عقیدہ محض زبانی اقرار تک محدود ہے۔ پس جبکہ کفارہ پر ایمان رکھنے اور نہ رکھنے والے لوگ سابقہ گناہوں کی سزا اور آئندہ گناہوں کے ارتکاب کے لحاظ سے بدستور برابر ہیں تو یہ امر کفارہ کے مسئلہ کی جڑ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینے کے لئے کافی ثبوت ہے۔

چہارم:۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کفارہ پر اعتقاد رکھنے کے نتیجہ میں عیسائیوں میں گناہ پر دلیری پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ ان کا خیال ہوتا ہے۔ کہ ہمارے گناہوں کی سزا تو پیشگی طور پر مسیح بذریعہ صلیبی موت پا چکے ہیں اب ہم جو چاہیں کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کے واقعہ صلیب کے عرصہ بعد "پولوس" عیسائیوں کو اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ علاوہ اور طرح طرح کی خرابیوں کے:۔

"یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ تم میں حرامکاری ہوتی ہے۔ بلکہ ایسی حرامکاری (؟) جو غیر قوموں میں بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ تم میں سے ایک شخص اپنے باپ کی بیوی کو رکھتا ہے۔ اور تم افسوس تو کرتے نہیں۔ تا کہ جس نے یہ کام کیا وہ تم میں سے نکالا جائے بلکہ شیخیاں مارتے ہو"۔ (دیکھو ا۔ کرنتی ۵/۱-۲)

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ولی بننے کے لئے ابتلاء ضروری ہیں

"بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جاویں۔ ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔ یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا و ھم لا یفتنون (پارہ ۲۰) جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا۔ جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا۔ کیونکہ وہ لوگ عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس (پارہ ۴) سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں۔ اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزیدؒ پر ظاہر کیں۔ تو انہوں نے ایک قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا۔ کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کیلئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں، تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں۔ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا۔ خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولھو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی میں بلندی حاصل نہ کرتا۔

یہ ایک مثال ہے۔ کہ اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم میں حد یقین میں داخل ہو گیا۔ قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو۔ جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب و زلازل نہ آویں۔ جنہوں نے بعض وقت تنگ آ کر یہ بھی کہہ دیا۔ حتیٰ یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متیٰ نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب (پارہ ۲) اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے۔ پھر خدا نے ان کو قبول کیا"۔

(ملفوظات)

عیسائی حضرات غور کریں۔ کہ کفارہ کا مسئلہ باطل ہوا یا نہ؟ جبکہ نہ اس کے ذریعہ پہلے گناہوں کی سزا سے نجات ملی اور نہ آئندہ گناہوں سے بچاؤ کی توفیق۔ بلکہ یہ گناہوں پر دلیر کرنے کا موجب ہے۔

پنجم:۔ اگر کفارہ مسیح پر ایمان لانے سے عیسائیوں میں "ایمان" پیدا ہو گیا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہ عیسائی جو بائیبل کی تعلیم پر پورے طور سے عامل ہیں۔ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔ کیونکہ حضرت مسیح نے ایمانداروں کی چند علامات گنائی ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ:۔

(۱) "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"۔ (متی ۱۷/۲۰)

(۲) "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہ کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یہ ہو جائے گا۔ اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تمہیں ملیگا (متی ۲۱/۲۱-۲۲)

(۳) "اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکال دیں گے نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے۔ انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے"۔ (مرقس ۱۶/۱۷-۱۸)

(۴) "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا"۔ (یوحنا ۱۴/۱۲)

کیا اناجیل میں بیان کردہ ایمان کی علامات کفارہ مسیح پر ایمان رکھنے والے عیسائی اپنی ذات میں دکھا سکتے ہیں۔ تاکہ مسئلہ کفارہ پر غور کرنے کی ضرورت محسوس ہو سکے؟ اگر نہیں تو کفارہ کے باطل اور غلط ہونے میں کیا شبہ رہا ہے؟

اے کاش عیسائی حضرات!

ان باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب پر

مختلف مقامات پر جلسے

لاہور بتاریخ ۷ ستمبر بروز اتوار بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حالات، واقعات اور تعلیمات مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر جلسہ بصدارت مکرم سید بہاول شاہ صاحب منعقد ہوا

تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ محمود الحق صاحب نے کی۔ عبدالرؤف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم سلیم الرحمٰن بعمر ۱۱ سال نے نہایت صحت کے ساتھ سورۃ الاعلیٰ زبانی سنائی۔ خالد ہدایت اللہ صاحب بی اے نے اپنی ایک نعت پیش کی۔

مقالہ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریر میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان پر مشتمل پیش کی گئیں۔

نعتیہ کلام۔ مکرم ملک عبدالخالق صاحب رہتاسی بھانجہ حسن صاحب رہتاسی مرحوم نے اپنی چند نعتیہ رباعیوں کے بعد حسن رہتاسی صاحب کی مشہور نعت "اٹھتے بیٹھتے گرتے سنبھلتے ہم بھی آپہنچے" خوش الحانی سے پڑھی۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کی تقریر "شان رسالت" کے موضوع پر ہوئی

ملک فضل کریم صاحب بی اے نے تحت اللفظ طریق پر حضور کے خلق عظیم اور اخلاق فاضلہ کا منظوم واقعہ پیش کیا بعنوان "حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک قانون دان کی حیثیت میں" پر مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کی تقریر ہوئی۔

جناب ثاقب صاحب زیروی نے نعت پیش فرمائی۔

خلیل احمد صاحب ماجد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پیدائش زمانۂ رضاعت، فرض شناسی، سپرد شدہ امور کی خوش اسلوبی پہلوؤں پر تقریر کی

سلام بر سید الانام حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" عزیز رفیق ڈار نے ایسی خوش الحانی کے ساتھ پڑھی کہ سامعین علیک الصلوٰۃ علیک السلام پکار اٹھے

چوہدری شاہ محمد صاحب امرتسری نے اپنی تقریر میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چند پہلوؤں پر تقریر کی۔

عزیزم نصیر الرحمٰن صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فارسی نظم "بعد از خدا بعشق محمد مخمرم" پڑھی۔

مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب صدر حلقہ اسلامیہ پارک نے اپنی مختصر تقریر میں ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مقدس "خدا نما" ہے۔ اور انسان کو باخدا بناتا ہے۔

"عورتوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات" کے موضوع پر صدر جلسہ مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے تقریر کی خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب نے دعا کرائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مرکزی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

میرپور آزاد کشمیر:۔ جماعت احمدیہ میرپور کا اجلاس سیرت النبی مورخہ ۷ ستمبر ۵۸ء بعد از نماز مغرب زیر صدارت مکرم پروفیسر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے منعقد ہوا۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مبشر احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد صاحب صدر نے اجلاس کی غایت پر روشنی ڈالی۔ پھر خاکسار نے "آنحضرت بحیثیت ایک مثالی انسان" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور پھر ڈاکٹر کیپٹن محمد دین صاحب نے "نبی اکرم کے اسوۂ حسنہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم پروفیسر برکت اللہ صاحب نے "آنحضرت کی حیات قدسیہ اور سیرت طیبہ کے اعجاز" پر تقریر فرمائی۔

اجلاس میں انصار، خدام، لجنہ اماء اللہ اور اطفال شریک ہوئے اور جلسہ دعا پر اختتام ہوا۔ (میرزا محمد ابن ڈاکٹر کیپٹن محمد الدین صاحب)

سکھر:۔ سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت مکرمی جناب صوفی محمد رفیع صاحب۔ امیر خیرپور ڈویژن منعقد ہوا جس میں سکھر کے علاوہ روہڑی اور سیمنٹ ورکس کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی غیر احمدی احباب بھی شامل جلسہ ہوئے تلاوت ایک غیر احمدی حافظ صاحب نے کی۔ جناب مولوی ابو لطف صاحب فاضل ۔ ۔ ۔ نے اچھوتے انداز میں تقریر فرمائی تقریر کے بعد صاحب صدر نے حاضرین کو سوالات کا موقع بھی دیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ سکھر)

ملتان چھاؤنی:۔ زیر صدارت مکرم ملک عمر علی احمد صاحب بی اے کھوکھر رئیس ملتان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز مغرب ان کی کوٹھی کے لان میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر کی تقریر کے علاوہ مکرم نور احمد صاحب عابد، مکرم نواب دین صاحب اور عزیزم نعیم احمد نے تقاریر کیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ۔ دشمنوں سے سلوک اور دیگر مختلف پہلوؤں کو وضاحت سے بیان کیا گیا۔ وقتاً فوقتاً نعتیہ کلام بھی بعض دوستوں نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ گاہ میں رنگا رنگ کے بجلی کے قمقموں سے چراغاں بھی کیا گیا۔

معاونڈاکٹر عمر دین صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان نے کرائی۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان چھاؤنی)

کھیوہ باجوہ مورخہ ۱۲/۹/۵۸ء بوقت صبح آٹھ بجے جلسہ سیرت النبیؐ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ نے خوش الحانی سے ایک نعت پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیز حمید اللہ ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پنچایت آفیسر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی کے حالات پر مشتمل ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم منشی حمید اللہ صاحب آف جہدی پور نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حسن سلوک" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کے بعض روشن پہلوؤں کے موضوع پر قرآن کریم اور تاریخ اسلام کی روشنی میں بالتفصیل لیکچر دیا۔ بالآخر دعا پر جلسہ ختم ہوا

امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ کھیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ

رشتہ ناطہ کے بارے میں اسلامی تعلیم

(از مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ - ربوہ)

تکوین عالم کی ابتدا سے تاثیر و تاثر کے امتزاج کے لئے جو قوانین مرتب کئے گئے ہیں ان میں سے انسانی ازدواج کا لائحہ تنکیح بھی اللہ تعالیٰ نے الہام کے توسط سے اسوۂ انبیاء کی صورت میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ نسل آدم کے موجودہ دور کے مصلح اعظم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی اہلی و متاہلی زندگی جس خلق عظیم کی آئینہ دار ہے وہ حضور پاک صلعم کی حیات طیبہ سے ظاہر ہے "فانکحوا ما طاب لکم" کے زیر ارشاد متعدد ازدواج مطہرات کے ساتھ احسان و مروت کا حسن سلوک فرمانا اور پھر عمر بھر کے لئے کسی بیوی کو ادنیٰ سے ادنیٰ شکایت کا موقعہ بھی نہ دینا حضور پاک کا ایک بے نظیر اسوہ ہے۔

چنانچہ "النکاح من سنتی و من رغب عن سنتی فلیس منی"۔ اور "لا رھبانیۃ فی الاسلام" کے زیر ارشاد امت کی بقائے نسل کے علاوہ اس کے ذہنی و روحانی انتشار کے سدباب اور نسلی ارتقا کے لئے ایسا مجرب اور تیر بہدف نسخہ تجویز فرمایا ہے کہ اس کے زیر اثر افراد کی روحانی استعدادوں کا مقابلہ آج تک عیسائی دنیا کے راہب اور ہندومت کے سادھو اور دیگر مذاہب کے خلوت نشین نہیں کر سکے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

(بہر رنگے کہ شان کیف یا سے تو بود
سالہا سجدۂ اہل نظراں خواہد بود)

حضور نے رشتہ ناطہ کے متعلق ایسی زریں ہدایات فرمائی ہیں کہ دنیا کا کوئی مذہب بھی نکاح و شادی کی رسومات میں آج تک اس کا حریف اور مدمقابل نہیں بن سکا۔ اسلامی رسم ازدواج کی انعقاد جن آیات کریمہ سے فرمائی گئی ہے وہ تعلیم تقویٰ اور تلقین اخلاق کے لحاظ سے نہایت ہی کارآمد ضابطہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی "یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا" میں اس امر کی تلقین فرمائی گئی ہے کہ جملہ بنی نوع انسان چونکہ نفس واحدہ کے حکم میں داخل ہیں اس لئے ان کا ایک دوسرے انسان کی ذات اور خاندان پر نعرۂ "انا خیر منہ" بلند کرنا صحیح نہیں کیونکہ اندریں حالات نوع بشر کے وہ خصائص جو اختلاف آب و ہوا اور اختلاف ماحول کی بنا پر لوگوں میں چلے آتے ہیں امتزاج پذیر نہیں ہو سکتے اور قوموں کی وہ ترقی جو مختلف صلاحیتوں کی یکجہتی اور اتحاد سے وابستہ ہے وقوع پذیر نہیں ہوتی ؎

یگانہ بودن و یکتا شدن ز چشم آموز
کہ ہر دو چشم جدا و جدا نگرند

پھر دوسری آیت کریمہ میں "یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولاً سدیداً" میں ایمان والوں کو اس امر کی تعلیم فرمائی گئی ہے کہ وہ عقد نکاح کے معاملات کو ہمیشہ راست گوئی اور صداقت شعاری سے استوار رکھیں کیونکہ راست گوئی ہی خدا و رسول کی پیروی ہے۔ یہ بات بھی ملحوظ رکھی گئی ہے کہ ایسے موقع پر کوئی فرد اپنے حسب و نسب اور مالی و جسمانی حیثیت کے اظہار میں تلمیع و تسویل سے کام نہ لے کیونکہ شادی و نکاح کا فریضہ جو نہایت ہی قابل احترام رابطہ ہے۔ ایسی باتوں سے قائم نہیں رہ سکتا۔ علاوہ ازیں قطع تعلق کی یہ صورت میاں بیوی پر ہی اثر انداز نہیں ہوتی۔ بلکہ بسا اوقات خاندانی اور قبائلی عداوت کا موجب بن جاتی ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

پھر تیسری آیہ کریمہ میں "یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و لتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون"۔ کے زیر ارشاد ہر ایک مومن کو اس امر کی تاکید فرمائی گئی ہے کہ وہ زاد آخرت کی فراہمی کے ساتھ محاسبہ اعمال کو اپنا شعار بنائے۔ کیونکہ دنیا میں قانون قدرت کی نگرانی کے علاوہ میدان حشر و نشر میں انسانی اعمال کی آخری پرسش گاہ ایک ایسی ہستی کو قرار دیا گیا ہے جس سے اعمال انسان کی لطیف در لطیف تحریکات بھی مخفی نہیں ہیں۔ مختصر یہ کہ رشتہ ازدواج کی پختگی چونکہ جذبات محبت کی صفائی اور استواری پر مبنی ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس فریضہ کی حفاظت کے لئے اہل ایمان کو ہر ایک ایسی لغزش سے احتراز کرنے کی تلقین فرمائی ہے جو تفاخر جاہ اور کذب و افترا کی بناء پر اس گوہر آبدار کو بے آب بنا دیتی ہے

علاوہ ازیں "الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت" الخ اور "لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار" "یا ایھا الذین امنوا" اور "کونوا مع الصادقین" وغیرہ کے زیر عنوانات اور آیات نکاح میں "یا ایھا الذین آمنوا" کے تحت ان احکام الٰہی کا روئے سخن ایسے طبقہ کے ساتھ مخصوص فرمایا گیا ہے جو "الناس" اور "الذین آمنوا" کے حیطۂ عقائد میں داخل ہو کر "لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار" کے زیر ہدایت حقوق اللہ اور حقوق العباد ... کرنے والوں کی طرف رجحان نہیں رکھتا اور ملی و مذہبی معاشرے کی پابندی کے لئے ہر آن دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ان آیات کریمہ میں ظاہری مطالب کے علاوہ ایک معنویت یہ بھی مدنظر رکھی گئی ہے کہ ہر دور کا مصلح اعظم جو اپنی روحانی مرکزیت کی وجہ سے حضرت آدم کے منصب عظیم پر فائز ہوتا ہے۔ اس کی روحانی اولاد کے لئے یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ وہ اس کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہونے کے بعد کوئی ایسا طریق اختیار نہ کرے جو [illegible]

[illegible] ... جو اس کے روحانی عزائم کے لئے سد راہ ہو کر ان کے جماعتی نظام پر برا اثر ڈالے اور بد عناصر کو اپنے چور دروازوں سے دعوت تخریب دے کہ اس کے مقاصد حسنہ کا حصن حصین تودۂ ریگ میں تبدیل ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ عصر حاضر اور عہد گذشتہ کے جملہ انبیاء و صالحین کی جماعتیں ہمیشہ ایسے جادۂ مستقیم پر گامزن رہی ہیں جو عوام الناس کے طریق کار اور زاویۂ معاشرت سے جداگانہ حیثیت رکھتا رہا ہے ؎

ہر کسے دستے بداماں زند
ما بہ ذیل حی قیوم واحد

اس تمام عرضداشت سے مقصود یہ ہے کہ ہماری جماعت کے وہ افراد جو اپنی کمزوری ایمان کی وجہ سے بعض اوقات نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا ہدایات کے پیش نظر نظارت امور عامہ کے شعبہ رشتہ ناطہ کی طرف رجوع فرمائیں کیونکہ اس شعبہ کی تمام کارکردگی انہیں امور سے وابستہ رکھی گئی ہے جو شادی و نکاح سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں احباب کی آگاہی کے لئے اس امر کی وضاحت بھی نہایت ضروری ہے کہ یہ شعبہ رشتہ ناطہ کی ذمہ داری کو ایسے امور پر مشتمل خیال نہ فرمایا کریں جو اس کے اختیار سے باہر ہیں۔ مثلاً شکل و صورت اور قد و قامت اور سامان جہیز وغیرہ کے متعلق استفسار کرنا یا شرائط نکاح میں ایسے مطالبات پر اصرار کرنا جن کی انجام دہی ہمارے بس میں نہیں ہے۔ کیونکہ شعبہ ہذا کا قیام اور نظارت امور عامہ میں اس کی شمولیت محض اس غرض سے عمل میں لائی گئی ہے کہ احباب جماعت کی محدود واقفیت کی بنا پر جو دقتیں رشتوں کے تلاش کرنے اور ان کی اخلاقی حالت کے معلوم کرنے میں حائل ہوتی ہیں ان کو رفع کیا جائے تاکہ جانبین کی لاعلمی کی وجہ سے جو قباحتیں بعد میں پیدا ہو سکتی ہیں وہ دور ہو جائیں

اس ضمن میں یہ عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ فارم "رشتہ ناطہ" کو پُر کرتے ہوئے اپنی ذات پات کے ساتھ اپنے خاندانی پیشوں کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ بعض اوقات پریشانی اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ "قولوا قولاً سدیداً" کے ماتحت ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ موجودہ زمانے میں صرف ہماری جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے جو اخلاقی قدروں کی صحیح علمبردار ہے۔ اس لئے اگر اس میں بھی اس قسم کے کمزور لوگ پیدا ہو گئے تو یہ بہت افسوس کا مقام ہے ؎

مرا دلے است بکفر آشنا کہ چندیں بار
بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم

درخواست ہائے دعا

چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانیوال کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (غلام مصطفیٰ احمد کوئٹہ)

(۲) مکرمی جناب مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ فیکٹری کا فرزند لئیق احمد ایک ہفتہ سے بیمار ہے احباب سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں
قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح

(۳) عاجز کی لڑکی عزیزہ امۃ اللہ خان بعارضہ بخار و پیچش بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں
محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری مال
و اصلاح و ارشاد ظفر وال

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان

فرسٹ ایر ایم ۔ بی بی ۔ ایس کلاس میں داخلے کے لئے مجوزہ فارم میں درخواستیں لڑکوں ورلڑکیوں کی طرف سے بشمول مطلوبہ مصدقہ نقول سندات ۸ ۹/۵۸ ء تک لازم ۔ فارم دفتر پرنسپل صاحب سے اصالتاً یا بذریعہ واپسی لفافہ طلب ہو ۔

شرائط :۔ ایف ۔ ایس سی (میڈیکل) سیکنڈ ڈویژن (اختیاری مضمون کے نمبروں کے بغیر) لڑکیاں صرف مقامی ۔

(پ ۔ ٹ ۶ ۹/۵۸)

۲ ۔ ٹیکنیکل برانچ پاکستان ایرفورس

کمشن کی چند اسامیاں خالی ۔ بنیادی ٹریننگ ۶ ماہ ۔ سپیشلسٹ ٹریننگ یک سال ۔

شرائط :۔ (۱) مکینکل الیکٹریکل انجنیئرنگ ڈگری ۔

(۲) ایم ۔ ایس سی فزکس ۔

(۳) بی ۔ ایس سی فزکس و ریاضی ۔

(۴) بی ۔ ایس سی کیمسٹری و ریاضی ۔

عمر ½۱۷ تا ۳۰ ۔ (پ ۔ ٹ ۷ ۹/۵۸)

۳ ۔ داخلہ اینیمل ہسبنڈری کالج لاہور

ایف ۔ ایس سی میڈیکل کو ایک سال رعایت ۔ سیکنڈ ایر میں داخلے کے لئے ایف ایس سی (میڈیکل) امیدواران کی درخواستیں مجوزہ فارم میں جو دفتر کالج سے ملتی ہے ۱۳ ۹/۵۸ بنام Principal College of Animal Husbandry Lahore ۔

انٹرویو ۱۵ ۹/۵۸ کو ۸ بجے ۔ بوقت داخلہ ۔ /۱۲۵ رقم داخلہ ۔ ساٹھ ساٹھ روپے کے ۲۵ ...ف ۔ وٹرنری گریجوایٹ کی ابتدائی تنخواہ /۱۸۰ گرانی الاونس علاوہ ۔ (پ ۔ ٹ ۹/۵۸)

(ناظر تعلیم ربوہ)

انصار اللہ کا آئندہ امتحان

انصار اللہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ ۱۹ ر اکتوبر ۵۸ء کو منعقد ہوگا ۔ اس کیلئے ... مجید کے دوسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ نصاب ہوگا ۔ اراکین انصار سے ... کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شرکت فرمائیں ۔ زعماء کرام شمولیت ... کرنے والے احباب کے اسماء گرامی سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مرکزیہ انصار اللہ کی طرف سے تعلیمی وظائف

مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے ایسے بچوں کے لئے جو اطفال میں داخل ... اور وہ تعلیمی، تنظیمی، تربیتی اور دینی لحاظ سے ممتاز سمجھے گئے ہوں ۔ دو ... ف مقرر ہیں :۔

اول رہنے والے کو تمام سال کی فیس کے مطابق وظیفہ ۔

دوم رہنے والے کو تمام سال کی نصف فیس کے مطابق وظیفہ ۔

پس ایسے اطفال جو مستذکرہ بالا وظائف لینے کے خواہشمند ہوں ... مقامی مجلس انصار اللہ کی تصدیق و سفارش کے ساتھ اپنے والدین یا ... کے ہمراہ انصار کے سالانہ اجتماع پر آکر انصار کے بورڈ ... انٹرویو دیں ۔ بورڈ کے انٹرویو میں اول اور دوم آنے والوں کو ... فہ دیا جائے گا ۔

(نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سیلاب زدہ جماعتوں کے چندوں کی کمی

دوسری جماعتیں پوری کریں

بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ ان کی فصلیں سیلاب کے باعث یا ہندوستان کی طرف سے پانی بند ہونے کی وجہ سے خراب ہوگئی ہیں ۔ اور اس لئے وہ اپنے بجٹ نہیں پورے کر سکیں گی ۔ اس لئے اس سال کے مجوزہ اخراجات پورے کرنے کے لئے ان جماعتوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء سے محفوظ رکھا ہے ۔ چندہ کی وصولی کے لئے زیادہ توجہ اور محنت سے کام کرنا چاہیئے ۔ میری رائے میں اس غرض کے لئے شرح چندہ میں کسی قسم کی ایزادی کی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ سیلاب وغیرہ سے متاثر ہونے والی جماعتوں کی تعداد نسبتاً کم ہے ۔ لیکن اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ دوسری تمام جماعتیں نہ صرف اس سال کے بجٹ کی پوری پوری وصولی کے لئے کوشش کریں ۔ بلکہ سابقہ سالوں کے بقایاجات کی وصولی کے لئے بھی زیادہ زور دیں ۔ بقایاجات کی وصولی تو یوں بھی ضروری اور لازمی ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر فرمایا تھا ۔ " یاد رکھنا چاہیئے کہ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے ۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے ۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے ۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے ۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا ۔ تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا ۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا ۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کرکے آؤ "

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے ۔ چندہ دینے کے لحاظ سے بھی اور چندہ جمع کرنے کا انتظام کرنے کے لحاظ سے بھی ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کراچی مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی وفات پر اپنے دلی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مکرم مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی برتری اور عظمت کے لئے انڈونیشیا میں جو خدمات انجام دی ہیں وہ ہمیشہ ہمیش تابندہ اور درخشاں رہیں گی ۔ اور احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کی روح پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ۔ اور آپ کو اعلیٰ علیین مقام عطا کرے ۔ آمین ثم آمین ۔

(جنرل سیکرٹری)

ضرورت خادم

جماعت احمدیہ کراچی کو احمدیہ ہال کے لئے ایک ایسے خادم کی ضرورت ہے ۔ جو منجملہ صفائی اور حفاظت کے موذن کا کام بھی سرانجام دے سکے ۔ عمر چالیس سال سے زیادہ نہ ہو ۔ مخلص احمدی ہو ۔ تندرست اور توانا اور اردو زبان جانتا ہو ۔ اگر مجرد اور قادیان کے علاقہ کا باشندہ ہو ۔ تو ترجیح دی جائے گی ۔ تنخواہ مبلغ ستر روپے ماہوار دی جائے گی ۔ مجرد کو رہائش کے لئے احمدیہ ہال میں ایک کمرہ دیا جائے گا ۔ اور خوراک کا انتظام از خود کرنا ہوگا ۔ خواہشمند احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں درج ذیل جگہ پر ۳۰ ستمبر تک بھجوادیں ۔

پتہ :۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ میگزین لین کراچی

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی چوہدری ہدایت اللہ خاں کا نوزائیدہ بچہ بیمار ہے ۔ زچہ کی صحت بھی کمزور چلی آرہی ہے ۔ ہر دو کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

مسعود احمد دفتر امانت دخزانہ دفتر انجمن احمدیہ ربوہ

248

دُنیا کا سب سے بڑا دھماکہ

جاوا اور سماٹرا کے عین درمیان آبنائے سنڈا میں ایک نسبتاً ہموار اور چھوٹا سا جزیرہ واقع ہے۔ جسے کاراکاتوا کہتے ہیں یہ جزیرہ سبزے اور جنگل سے پٹا پڑا ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں جنگلی جانور کلیلیں کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن آج سے صرف پچھتر سال قبل اسی جزیرے پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ اور یہاں آگ راکھ اور ویرانی کے سوا اور کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی۔ یہ خاموشی اور ویرانی ایک بہت بڑے دھماکے کے بعد طاری ہوئی تھی — دنیا کی تاریخ میں اس سے بڑا دھماکہ کہیں اور کبھی نہیں ہوا۔ یہ واقعہ ۲۷ اگست ۱۸۸۳ء کا ہے۔

جزیرہ کاراکاتوا کا رقبہ اٹھارہ مربع میل کے لگ بھگ ہے۔ دھماکے سے اس کے دو تہائی حصے کے پرخچے اڑ گئے تھے آج ایک سو ہائیڈروجن بموں کو ایک ساتھ چلانے سے جتنا بڑا دھماکہ ہو سکتا ہے کاراکاتوا کا دھماکہ اس سے کہیں زیادہ شدید تھا — یہ دھماکہ قدرتی عناصر کی کارفرمائی اور ایک آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کا نتیجہ تھا۔

اس غیر آباد جزیرے میں ایک آتش فشاں پہاڑ راکاتا تھا جس کی بلندی دو ہزار چھ فٹ کے لگ بھگ تھی۔ یہ آتش فشاں گزشتہ دو سو برس سے خاموش تھا۔ اور اس کے بارے میں یہ تصور کر لیا گیا تھا کہ اب یہ مردہ ہو چکا ہے۔ اس کے قریب ہی دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بھی تھیں جو پربوواتن اور داؤن کے نام سے مشہور تھیں۔ ان دونوں سے آخری بار ۱۶۸۰ء میں لاوا ابلا تھا۔ اور اس کے بعد سے یہ بھی چپ چاپ ہو گئی تھیں۔

لیکن اس کے بعد انتہائی حیرت انگیز طور پر اور اچانک راکاتا اور اس کی معاون پہاڑیوں میں "زندگی" کے آثار پیدا ہونے لگے اور مئی ۱۸۸۳ء سے ان تینوں نے آگ، راکھ اور لاوا اگلنا شروع کر دیا۔ اس جزیرے کے قریب سے گزرنے والے جہاز جزیرے میں دھماکوں کی آوازیں سنکر دہشت زدہ ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ سرسبز شاداب اور پرسکون جزیرہ دھوئیں کی دبیز چادر میں لپٹا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے آس پاس کے آسمان کا رنگ تک بدل گیا ہے۔ گرد و غبار کی وجہ سے کافی دور دور تک سورج نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ اس عظیم اور ہولناک ڈرامے کا محض آغاز تھا جو عناصر قدرت ۲۷ اگست ۱۸۸۳ء کو اس جزیرے میں کھیلنے والے تھے۔

راکھ کا بادل

اتوار ۲۶ اگست کو تینوں آتش فشاں اپنی پوری قوت کے ساتھ لاوا اگل رہے تھے اس دن کیپٹن والٹن کی زیر قیادت ایک برطانوی جہاز "چارلس بال" جزیرہ کاراکاتوا کے قریب سے گزر رہا تھا۔ جہاز کے عملے کو یوں محسوس ہوا کہ جزیرے میں کوئی ہولناک جنگ جاری ہے اور ہزاروں بھاری توپیں ایک ساتھ سر کی جا رہی ہیں۔ جزیرے کا بڑا حصہ آگ کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ اور فضا میں اتنی راکھ بلند ہو رہی تھی کہ جہازیوں کو چند گز کے فاصلے پر بھی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ رات کے وقت دھماکے اور تیز ہو گئے۔ اور راکھ کے بادل میں بجلیاں سی کوندنے لگیں۔ تمام رات شعلے زمین سے آسمان اور آسمان سے زمین کی طرف آتے جاتے رہے۔

دوسرے دن صبح کوئی ساڑھے دس بجے کے قریب جہاز کاراکاتوا سے تیس میل دور پہنچ چکا تھا کہ اچانک جزیرے کی طرف سے ایک ایسے ہولناک دھماکے کی آواز آئی کہ جہازیوں کے کان کے پردے پھٹ گئے اور ابھی وہ سنبھلنے نہ پائے تھے کہ سمندر میں طوفان آ گیا اور ان کے دیکھتے دیکھتے کئی چھوٹے موٹے جزیرے پانی میں ڈوب گئے دن کے وقت ایسی تاریکی چھا گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ آسمان سے کیچڑ اور ریت کی بارش ہونے لگی۔ جہاز انتہائی معجزانہ طور پر غرق ہونے سے بچ گیا۔ کپتان والٹن نے جہاز کو جلد از جلد دور لے جانے کی کوشش کی۔ مگر اس کے لئے کوئی راستہ ہی نہ رہا تھا۔ سمندر میں جگہ جگہ نئی آتش فشاں چوٹیاں نمودار ہو گئی تھیں چاروں طرف جڑ سے اکھڑے ہوئے درخت اور جانوروں کی لاشیں تیر رہی تھیں اور سینکڑوں میل دور تک سمندر پر راکھ اور لاوے کی موٹی تہہ جم چکی تھی۔

کاراکاتوا پورا جزیرہ ہی پھٹ پڑا تھا — اس کا لاوا فضا میں دو لاکھ فٹ کی بلندی تک پہنچا جو ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی سے چھ گنا زیادہ ہے۔ سلیم لاوا راکھ کی شکل میں "آخری" دھماکے کے دس دن بعد تک جزیرے سے تین تین ہزار میل دور تک برستا رہا۔ اس کے علاوہ جو پتھر اور چٹانیں اس جزیرے سے اڑیں۔ ان میں سے بعض ۳۴ میل کی بلندی تک پہنچ گئیں۔ ایک تخمینے کے مطابق راکاتا کی دو معاون پہاڑیوں سے تقریباً پچیس لاکھ مکعب فٹ ٹھوس مادہ خارج ہوا۔

کاراکاتوا کی تباہی کے بعد ہوا میں ایسی لہریں پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے کرہ ارض کو سات بار اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ان لہروں سے بادبان خراب ہو گئے۔ گھڑیاں بند ہو گئیں۔ شیشے کے برتن ٹوٹ گئے اور بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ اس دھماکہ کو دنیا کی ہر بڑی رصدگاہ میں ریکارڈ کیا گیا۔

اس دھماکے کے بعد سب سے بڑی تباہی سمندر کی ان لہروں کی وجہ سے آئی جو لاوے چٹانوں اور پہاڑ کی چوٹیوں کے پانی میں گرنے سے بلند ہوئی تھیں۔ یہ لہریں سو سو فٹ بلند تھیں۔ اور آبنائے سنڈا کا کوئی گوشہ ان سے محفوظ نہیں رہا۔ چھوٹے چھوٹے جزیرے صفحہ ہستی سے غائب ہو گئے۔ اور جاوا و سماٹرا کے ساحل کو سخت نقصان پہنچا۔ تقریباً تین سو قصبات اور دیہات ان لہروں میں ڈوب کر بہہ گئے اور چھتیس ہزار سات سو سترہ انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ کئی جزیروں پر جہازوں کی رہنمائی کے لئے بنے ہوئے لائٹ ہاؤس گر پڑے۔ بعض مقامات پر سمندر کا پانی خشکی پر پانچ پانچ میل تک چڑھ گیا اور وہاں کی ہر چیز کو اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ ساحلی علاقوں پر رہنے والوں نے بلند سے بلند جگہ پر پناہ لینے کی کوشش کی لیکن کسی طرح نہ بچ سکے۔ صرف ایک ضلع میں بارہ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔

کاراکاتوا کے پھٹنے سے جو تباہی پھیلی تھی۔ اس کی شدت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ سماٹرا کا ایک پورا شہر ٹیلک بٹونگ تباہ ہو گیا اور طوفانی موجیں اس علاقے کے گورنر کے مکان سے (جو ایک پہاڑی پر تھا) چند گز کے فاصلے تک پہنچ گئیں۔ لیکن گورنر کے مکان میں موجود کسی شخص کو اس تباہی کا علم نہ ہو سکا اور نہ کسی نے سمندر کی موجیں دیکھیں۔

جو لوگ سیلاب سے بچ گئے ان میں سے بیشتر طرح طرح کے دماغی امراض میں مبتلا ہو گئے۔ گرم گرم راکھ سے ان کے جسم بری طرح جھلس گئے تھے۔ دھماکوں نے انہیں بہرہ کر دیا تھا اور بجلی کی چکا چوند نے ان کی آنکھوں سے بصارت چھین لی تھی سمندر کی موجیں اتنی خطرناک تھیں کہ پچاس پچاس ٹن وزنی چٹانوں کو سمندر کی تہہ سے اچھال کر ساحل پر پھینک گئیں۔ ماراک میں دو ریلوے انجن بہہ گئے۔ جب یہ موجیں پیچھے ہٹیں تو اپنے راستہ میں ہر چیز اور ہر ذی روح کو ساتھ لے گئیں۔ مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ زندوں کی گنتی کر کے لگایا جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ تمام گرد و غبار بیٹھ گیا اور سمندر بھی پرسکون ہونے لگا۔ تاہم اس وقت تک ۲ ۱/۲ فٹ بلند موجیں آسٹریلیا کے ساحل کو چھو چکی تھیں۔ اس سمندری تلاطم کا اثر انگلستان کی بندرگاہوں میں بھی محسوس کیا گیا۔ دنیا کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا دھماکہ کرہ ارض کے ۱/۱۳ حصہ میں سنا گیا دھماکے کے چار گھنٹے بعد کاراکاتوا سے تین ہزار میل دور راڈری گو میں اس کی آواز ریکارڈ کی گئی۔ جو بھاری توپوں کی گھن گرج کے مشابہ تھی۔

خود جزیرہ کاراکاتوا کا یہ عالم تھا کہ وہ آتش فشانی راکھ کی ایک سو فٹ موٹی تہہ کے نیچے دفن ہو گیا تھا اور سائنسدانوں نے اسے جزیرہ مردار قرار دیتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ اب یہاں نہ تو کبھی سبزہ اگے گا اور نہ کوئی جانور زندہ رہ سکے گا۔

لیکن دھماکے کے صرف تین سال کے اندر اسی راکھ سے پھر روئیدگی نے سر نکالا اور اب یہ عالم ہے کہ تمام جزیرہ گھنے اور شاداب جنگل اور ہر قسم کے جانوروں سے بھرا پڑا ہے۔

درخواست دعا

(۱) ماسٹر محمد علی خاں صاحب اشرف ساکن چنیوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی ہیں بہت بیمار ہیں اور کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبد الرحیم اشرف محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

(۲) میرے چھوٹے بھائی سعید احمد کو کئی روز سے ٹائیفائڈ بخار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے اسے صحت عطا فرمائے۔ آمین

زاہدہ ناہید اکال گڑھ راولپنڈی

(۳) میں سخت بیمار ہوں اور کمزور ہوں۔ بلڈ پریشر زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس سے دل کی کمزوری۔ گھبراہٹ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے

اہلیہ محمد عیسٰی مرحوم بھاگلپوری
ناظم آباد نمبر ۱ کراچی

قائد اعظم کو اہل ربوہ کا خراج عقیدت (بقیہ صفحہ اول)

مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی انتھک مساعی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے ۱۹۴۷ء میں اس دور کے مخصوص حالات کے پیش نظر قائد اعظم اور دوسرے مسلم زعماء کو جداگانہ طریق انتخاب کا قائل کرنے کے سلسلہ میں شملہ تشریف لیجا کر جو خدمات سرانجام دیں انکی تفصیلات بیان کرنے کے بعد واضح کیا کہ یہی اصول بالآخر قیام پاکستان کا نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوا۔ اسی طرح آپ نے بتایا کہ یہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ قائد اعظم نے ۱۹۳۲ء میں انگلستان سے واپس آکر مسلمانوں کی سیاسی قیادت کا بیڑا اٹھایا۔ مکرم شاہ صاحب نے اس سلسلہ میں محترم جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم سابق امام مسجد لنڈن کی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ نیز بتایا کہ پھر مسلم لیگ کے قیام میں بھی جماعت احمدیہ کے افراد نے کچھ کم خدمات انجام نہیں دیں۔ اس ساری جدوجہد میں اول سے آخر تک احمدی نہ صرف شریک رہے بلکہ انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسلئے ہمارا قائد اعظم کی یاد منانا محض رسم کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ اس سے دلی اور قلبی لگاؤ کا سچا اور بے غرض اظہار مقصود ہے۔

آخر میں صدر جلسہ محترم شمس صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان کا استحکام اور اسکی ترقی قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصولوں یعنی اتحاد، یقین محکم، نظم و ضبط اور عمل پیہم پر کما حقہ عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ نے قائد اعظم کی تقریروں کے اقتباسات پیش کر کے ان اصولوں کی وضاحت کی اور قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ان اصولوں کا اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہونا ثابت کیا۔ کامل اتحاد اور یکجہتی کے ضمن میں آپ نے تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں سے وہ یادگار تقریر بھی پڑھ کر سنائی جو قائد اعظم نے اگست ۱۹۴۷ء میں مجلس دستور ساز کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کی تھی۔ اس تقریر کے خلاف علماء نے تحقیقاتی کمیشن کے روبرو جو موقف اختیار کیا آپ نے رپورٹ میں سے وہ بھی پڑھ کر سنایا۔ نیز آپ نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور خود نامور لیڈروں کی طرف سے انکے واضح اور غیر مبہم اعتراف کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ ۱۱ ستمبر کو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور ادارہ جات میں تعطیل رہی اور مساجد میں صبح کی نماز کے بعد استحکام پاکستان کے لئے دعائیں کی گئیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال با اختیارات اسپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۷ تک الرین ۱۳ واقعہ موضع منگن تحصیل شورکوٹ۔ خادم حسین۔ محبوب علی شاہ محمد نواز شاہ پسران چراغ شاہ۔ مسماۃ زینب بی بی۔ سراج بی بی۔ امیر بی بی دختران چراغ شاہ قوم سید سکنہ شورکوٹ۔ بنام ممن۔ بیاداس پسران میوا رام موہنچند ولد گوردتہ۔ مسماۃ بھاگ بھری بیوہ انند داس۔ لکھمی داس۔ کاشی رام پسران سوبھا رام دیوکی داس ولد موہن رام۔ رام لال۔ وزیر چند۔ رام سجایا ولد جمیل داس۔ رامی داس کاشی رام۔ ہرنام داس۔ بشری لال پسران نانک چند۔ کالا رام۔ ٹھکایا رام نرائن۔ پسران کرم سنگھ۔ رامچند ولد لہنا رام۔ داس باھی رام ولد مولا۔ شاملاس۔ تیجو رام۔ دیال رام پسران گلاب رام غیر مسلم حال بھارت

درخواست تک ارجن کھاتہ ۱۳ کا ۵/۱۸ حصہ لیفبولہ لہ ۱۲ واقعہ منگن۔ بمقدمہ بالا میں کمو وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جس پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۲/۹/۵۸ کو بوقت صبح ۱/۲ ۷ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج مورخہ ۹/۸ کو بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

دستخط حاکم	المشتہر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال با اختیارات کلکٹر جھنگ

مقدمہ نمبر ۲۳ اپیل تقسیم موضع علی پور باڈہ۔ تحصیل چنیوٹ۔ صاحب خان۔ شاہ محمد۔ خان محمد۔ نادر بخش پسران رحمان۔ مسماۃ بانو۔ مسماۃ فتح بی بی۔ مسماۃ فاطمہ دختران رحمان۔ مسماۃ طالع بی بی بیوہ رحمان سکنہ موضع علی پور باڈہ۔ تحصیل چنیوٹ (اپیلانٹان) بنام (۱) غلام علی ولد محمد بخش کھوکھر سکنہ مخدوم (۲) مسماۃ غلام بی بی بیوہ نور محمد (۳) صالح محمد ولد کرم الٰہی۔ دین محمد۔ شیر محمد پسران کرم الٰہی۔ مسماۃ جواہر بی بی۔ سردار بی بی و اشرف بی بی دختران کرم الٰہی کھوکھر سکنہ مخدوم جلا۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا رسپانڈنٹان

مقدمہ بالا میں غلام علی۔ مسماۃ غلام بی بی وغیرہ فریق دوم حاضری عدالت سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں لہٰذا ان پر آسانی سے تعمیل نہیں ہو سکتی لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۰/۹/۵۸ کو بوقت صبح ۱/۲ ۷ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج مورخہ ۲۵/۸/۵۸ بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم۔	مہر عدالت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴